حج وعمرہ وزیارت

کی خلاف ورزیاں

من مخالفات الحج والعمرۃ والزیارۃ

باللغۃ الاردیۃ

تیار کردہ:

عبد العزیز بن فہد السلمی

ترجمانی

مشتاق احمد کریمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَرسَلَ رَسُولَہُ بِالھُدیٰ وَدِینِ الحَقِّ لِیُظھِرَہُ عَلیٰ الدِّینِ کُلِّہِ وَلَو کَرِہَ المُشرِکُونَ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ اَشرَفِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِہِ وَصَحبِہِ اَجمَعِینَ. اَمَّا بَعدُ:

قبولیتِ عمل کے شرائط میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص اور اس کے رسول ﷺ کی متابعت ہے اور جو عمل ان دونوں چیز کے خلاف ہو وہ مردود ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿**مَن عَمِلَ عَمَلاً لَیسَ عَلَیہِ اَمرُنَا فَھُوَ رَدٌّ**﴾ (متفق علیہ) ''جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے وہ مردود ہے''۔ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''**کوئی بھی تعبدی کام جسے اصحاب رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا ہے، تم بھی نہ کرو**''۔ (اس سے کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ نے نکالا ہے) اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''**تم اتباع کرو اور بدعت نہ کرو تو یہی تمہارے لئے کافی ہے**''۔ (دارمی) نیز یہ جاننا ضروری ہے کہ بلا نیت عبادت فقط تعب ومشقت ہے، اور بلا اخلاص نیت ریاکاری اور بلا اتباعِ رسول ﷺ اخلاص ریت وغبار کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا جو اللہ اور دار آخرت کا طالب ہو اس پر واجب ہے کہ اخلاص کی حقیقت سمجھ کر نیت درست کرے اور اتباع رسول ﷺ کی حقیقت جان کر عمل کی اصلاح کرے۔ اور جبکہ حج وعمرہ کی

ادائیگی کے وقت بہت ساری خلاف ورزیاں اورغلطیاں واقع ہوتی ہیں ، اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی وتقویٰ کے کاموں میں تعاون اور مسلمان بھائیوں کی خیرخواہی کا حکم دیا ہے ، لہٰذا اے پیارے بھائی! ہم درج ذیل چند خلاف ورزیاں آپ کے گوش گزار کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہمیں اور آپ کو اپنی صراط مستقیم دکھائے :

۱۔ بعض مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ تمام گناہوں کو بالکلیہ ترک اور حج وعمرہ کے بعدان کے ترک کے عزم مصمم کئے بغیر حج وعمرہ صحیح ودرست نہیں ہوتا ۔ یہ بات درست نہیں ، اور جب گناہ ومعاصی کا بالکلیہ ترک اور اللہ تعالیٰ کی توبہ واجب ہے ، تو ہمیں اس کے ساتھ مزید ایک گناہ کا اضافہ نہیں کرنا چاہئے اور وہ حج وعمرہ کا ترک ہے ۔ لہٰذا جو حج یا عمرہ کرے اور وہ گناہ پر قائم ہے تو اس کا حج وعمرہ صحیح ودرست ہے ۔

۲۔ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ کہ حج شادی کے بعد ہی صحیح ہوتا ہے ۔

۳۔ بعض لوگ ہوائی سفر کرتے ہیں اور میقات سے گزرتے وقت احرام باندھنے میں سستی وکاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بعض تو ایئرپورٹ پر اترنے تک احرام باندھنے کو مؤخر کردیتے ہیں ، یہ دونوں قسم کے لوگ خطاکار ہیں ۔ ایسی حالت میں ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ میقات پہنچنے سے کچھ پہلے ہی احرام کا کپڑا پہن لے ، اور زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ وہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام پہن لے ، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسے ہوائی جہاز پر سوار ہونے کے بعد احرام

پہننے کا موقع نہیں ملتا، پھر وہ میقات سے گزرتے وقت اپنے حج وعمرہ کا تلبیہ پڑھے، اور میقات کا پتہ ہوائی جہاز کے ذمہ دار عملہ کے اعلان سے کیا جاسکتا ہے۔ جو شخص جدہ ایئرپورٹ سے، یا میقات گزر جانے کے بعد احرام باندھے اور میقات واپس نہ جائے، تو اس پر واجب کے ترک کے سبب ایک دم دینا پڑے گا، ایک بکرا مکہ میں ذبح کرے اور پورا بکرا حرم کے فقراء کو کھلا دے، جیسا کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں (۱۶/۴۴-۱۲۴) ذکر کیا ہے۔

۴۔ **ایک خلاف ورزی یہ ہے کہ بعض لوگ جب احرام باندھتے ہیں تو اضطباع کی ہیئت میں اپنے کندھوں کو کھولے رکھتے ہیں۔** یہ جائز نہیں ہے، یہ صرف طواف قدوم طواف عمرہ میں جائز ہے، اس کے علاوہ تمام حالات میں چادر سے کندھے کو ڈھانکے رہنا چاہیئے۔

۵۔ **بغیر محرم عورت کا سفر،** یہ حرام ہے اور نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی صریح مخالفت ہے: ﴿**لاَ تُسَافِرُ الـمَـرَاَةُ إلاَّ مَعَ ذِی مَحرَمٍ**﴾ (بخاری ومسلم) ''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے''۔

۶۔ **ایک مخالفت یہ ہے کہ بعض عورتیں یہ عقیدہ رکھتی ہیں کہ احرام کے کپڑوں کا خاص رنگ مثلاً ہرا وسفید ہونا چاہیئے۔** یہ درست نہیں ہے، کیونکہ عورت کے لئے کسی خاص لباس کی تعیین کے سلسلہ میں کوئی حدیث نہیں آئی ہے۔ لہٰذا جس نے کسی خاص لباس کی تعیین کی، اس نے ایسی شریعت بنائی جس کی اللہ تعالیٰ نے

اجازت نہیں دی ہے۔عورت کو اختیار ہے کہ اپنی پسند کے مطابق جو ساتر غیر بھڑکیلا لباس چاہے اس میں احرام باندھ لے، نیز اس کے لئے احرام کے کپڑوں کو بدلنا یا دھونا جائز ہے۔

۷۔ایک مخالفت جس میں بعض عورتیں واقع ہوتی ہیں یہ ہے کہ جب وہ حج یا عمرہ کی نیت سے میقات سے گزرتی ہےاور وہ بحالت حیض یا نفاس ہوتی ہے،تو وہ یہ سمجھ کر احرام نہیں باندھتی کہ احرام کے لئے طہارت شرط ہے۔ یہ غلط ہے، کیونکہ حیض احرام کے لئے مانع نہیں ہے، لہٰذا حائضہ عورت احرام باندھے اور بیت اللہ کے طواف کے سوا وہ سارے اعمال وافعال ادا کرے جو ایک حاجی ادا کرتا ہے۔ بیت اللہ کا طواف حیض سے پاک ہونے تک مؤخر کرے، جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں ہے۔(بخاری)۔

۸۔احرام کی چادر پہننے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے وجوب کا عقیدہ رکھنا۔ سنت مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ اسے وہ نماز پڑھنا چاہئے جو اس وقت اسے مل جائے، یا تحیۃ المسجد پڑھے، یا تحیۃ الوضوء پڑھے۔

۹۔سواری پر سوار ہونے سے پہلے تلبیہ پڑھنا۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی وسائل حمل ونقل پر سوار ہوتے وقت اور اس کے چلنے سے پہلے تلبیہ پڑھے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو اتباع سنت جاتا ہے، دوسرے احرام سے قبل خود کو وقت کی وسعت سے محروم کر لیتا ہے۔

۱۰۔احرام پہننے کے بعد ستر عورت کی رعایت نہ کرنا، آپ بہتوں کو دیکھیں گے کہ اس معاملہ میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ان پر واجب تو یہ تھا کہ وہ اپنے ستر عورت کی حفاظت کرتے اور سوار ہوتے ،یا اٹھتے بیٹھتے ، یا سوتے جاگتے ، یا گاڑیوں کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت اس معاملہ میں غفلت نہ برتتے۔

۱۱۔ ایک عام مخالفت طواف وسعی کے آغاز میں زور سے نیت کرنا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اور آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ میں اس ہفتہ کے طواف کی یہ اور یہ نیت کرتا ہوں ...... پھر علامہ موصوف نے فرمایا: ''بلکہ یہ منکر بدعات میں سے ہے''۔اور ہر قسم کی خیر و بھلائی تو نبی کریم ﷺ کے اتباع میں ہے۔

۱۲۔ بہت سارے لوگ طواف کی خاص دعاؤں کا التزام کرتے ہیں جنہیں وہ ان مناسک کی کتابوں سے دیکھ کر پڑھتے ہیں جو مکہ مکرمہ میں فروخت ہوتی ہیں اور کبھی کبھی ان دعاؤں کو ایک قاری پڑھواتا ہے، پہلے وہ بلند آواز سے پڑھتا ہے، پھر اس کے بعد لوگ اجتماعی شکل میں اسے دہراتے ہیں،جس سے طواف کرنے والوں کو بڑی الجھن اور تشویش ہوتی ہے۔ یہ طریقہ چند وجوہ سے غلط ہے:

اول: یہ ایسی دعا کا التزام ہے کہ اس عبادت میں جس کا التزام وارد نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے حالت طواف میں کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے۔لہٰذا ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس چیز سے اللہ کا قرب تلاش کرے جو اس نے

مشروع کیا ہے، اور پورے خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس طرح دعا کرے جو خود کو سنا سکے، اور دعاء کرتے وقت سنت پر عمل کی کوشش کرے، اور اگر قرآن پڑھے، یا تسبیح وتہلیل (**سبحان الله ، لا إله إلا الله**) پڑھے تو بہتر ہے۔

دوم: اجتماعی دعاء بدعت ہے، خواہ بحالت طواف کرے، یا تلبیہ کے وقت، یا کسی بھی دیگر عبادت میں۔

سوم: مشروع یہ ہے کہ دعاء کے بعد آمین کہی جائے، دعا کرنے والے کے ساتھ ساتھ دعاء کو دہرانا نہیں۔

۱۳۔ بعض لوگوں کا حطیم (حجر اسماعیل) اور کعبہ کے درمیان اس طرح طواف کرنا کہ حجر اسماعیل کے دروازہ سے داخل ہو کر سامنے کے دروازہ سے نکل جائے اور حطیم کو دائیں جانب چھوڑ دے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے، اس سے طواف ہی صحیح ودرست نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے بیت اللہ کا طواف ہی نہیں کیا، اس نے تو بیت اللہ کے بعض حصے کا طواف کیا۔ کیونکہ حطیم (حجر اسماعیل) کعبہ کا حصہ ہے۔

۱۴۔ ایک خلاف ورزی یہ ہے کہ دورانِ طواف بعض لوگ مقام ابراہیم، حطیم کی دیوار اور کعبہ شریف کے پردوں کا مسح کرتے ہیں۔

۱۵۔ بعض لوگ طواف میں یا سعی میں ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے اجتماعی شکل میں چلتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو سختی کے ساتھ دھکیلتے ہیں، جس سے حاجیوں کو ایذا رسانی، تکلیف، تنگی اور خوفزدگی ہوتی ہے۔ یہ سب حرام ہے، جائز نہیں ہے۔

١٦۔رکن یمانی کو بوسہ دینا۔ یہ غلط ہے، کیونکہ رکن یمانی کا صرف ہاتھ سے استلام کیا جاتا ہے، نہ اسے بوسہ دیا جائے اور نہ ہی ازدحام کے وقت اس کی طرف اشارہ کیا جائے۔

١٧۔ایک مخالفت جو بعض عورتوں کی طرف سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض عورتیں حجراسود کے پاس ازدحام کرتی ہیں اور مردوں سے اپنے جسم کے ساتھ مزدحم ہوتی ہیں جس سے مرد اس کے ساتھ چپک جاتے ہیں، اس طرح وہ فتنہ وفساد اورشرو برائی کا سبب بن جاتی ہیں جس کا انجام بہرحال اچھانہیں ہوسکتا۔ان حالات میں بعض منکرات کی خبریں بھی ملی ہیں۔اس طرح وہ حرام کا ارتکاب کرتی ہیں جبکہ وہ ایک سنت کی ادائیگی کے لئے یہ ساری حرکت کرتی ہیں، کیونکہ حجراسود کو بوسہ دینا طواف کی سنت ہے، بلکہ کبھی ایسی حالت میں اس کے لئے حجراسود کا بوسہ حرام ہوجاتا ہے۔ اور مفسدہ کا دفاع جلب مصالح پر مقدم ہوتا ہے، اورعورتوں کے اولیاء پر واجب ہے کہ وہ ازدحام وبھیڑ کے وقت ان کوطواف نہ کرائیں، نیز انتظامیہ اور کنٹرول کرنے والوں پرواجب ہے کہ اس طرح کے منکر کاموں سے منع کردے۔

١٨۔طواف اورسعی میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ دھکم پیل اورعورت کا مردوں کے ساتھ لمس ومس کی پرواہ نہ کرنا، مزید براں عورت کا تنگ وبے پردہ زرق برق لباس پہننا، اپنے چہرہ یا گردن کو کھلا چھوڑ دینا، اس طرح - والعیاذ باللہ - وہ اللہ کے حرام کام کا مرتکب ٹھہرتی ہے اور دوسروں کی عبادت کو فاسد کردیتی ہے۔ پھرکس

منہ سے وہ اپنے رب کی رحمت اور عبادت کے قبولیت کی امید رکھتی ہے؟ جبکہ عظیم منکر امور اس مس ولمس سے حاصل ہوئے جن سے خبردار رہنا سب پر واجب ہے۔

۱۹۔آغاز طواف کی لکیر کے پاس لمبی دیر تک ٹھہرنا،جس سے آدمی یا جماعت کئی کئی مرتبہ حجر اسود کی طرف اشارہ کرتی ہے اور جس سے رفتار طواف رک جاتی ہے اور ازدحام بڑھ جاتا ہے اور بعض دفعہ لوگوں کو دھکا لگ جاتا ہے، یا شدت ازدحام سے زمین پر گر پڑتے ہیں۔اور صحیح بات یہ ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کرے اور خط کے پاس نہ ٹھہرے اور نہ وہاں نماز پڑھے۔

۲۰۔بعض طواف کرنے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے قریب ہی پڑھنا چاہئے، پھر وہ اس کے لئے بھیڑ لگاتے ہیں، جبکہ طواف کی دونوں رکعت مسجد حرام کے کسی بھی حصہ میں پڑھ لینا کافی ہے۔

۲۱۔ایک بدعت وخلاف ورزی یہ دیکھی جاتی ہے کہ بعض حاجی جب طواف وداع کے بعد حرم سے باہر نکلتے ہیں،تو الٹے پاؤں (پیچھے کی طرف) لوٹتے ہیں۔

۲۲۔صفا ومروہ کے پاس ہر چکر میں آیت ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالمَروَةَ﴾ الخ پڑھتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے، بلکہ مشروع یہ ہے کہ یہ آیت صرف پہلے چکر کے آغاز میں صفا پہاڑی پر چڑھتے ہوئے پڑھے۔

۲۳۔ایک خلاف ورزی یہ ہے کہ بعض سعی کرنے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کی سعی اس وقت تک کامل و پوری نہ ہوگی جب تک وہ صفا ومروہ پہاڑی کے

آخری حصہ پر نہ چڑھ جائے۔ جبکہ یہ غلط ہے۔

۲۴۔ **ایک مخالفت یہ ہے کہ بعض لوگ اپنے طواف یا سعی میں چلتے رہتے ہیں گرچہ نماز کی اقامت ہو چکی ہوتی ہے،** اس سے وہ اپنے اس چکر کو پورا کر لینا چاہتے ہیں۔ جبکہ واجب یہ ہے کہ پہلے نماز ادا کر لے پھر چکر کا باقی حصہ پورا کرے اور اس چکر کو پھر سے نہ دوہرائے۔ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو موصوف نے یہ جواب دیا: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو نماز پڑھے، پھر وہ جگہ لوٹ آئے اور وہاں سے باقی چکر پورا کرے، اس پر حجر اسود کے پاس لوٹ جانا ضروری نہیں''۔

۲۵۔ **سعی سے متعلق ایک مخالفت یہ ہے کہ بعض لوگ صفا ومروہ کی سعی سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔** یہ بدعت ہے، نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور طواف کے بعد کی دو رکعت پر قیاس کرنا تو یہ مردود قیاس ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ان دونوں رکعتوں کو چھوڑنا ہی ہے۔

۲۶۔ **ایک خلاف ورزی اور مخالفت یہ ہے کہ بعض حج وعمرہ کرنے والے جب حلق یا قصر کا ارادہ کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ وہ بعض سر کا حلق کراتے ہیں اور باقی حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔** اور جب قصر کا ارادہ کرتے ہیں تو سر کے اگلے حصہ سے کچھ بال، یا پچھلے حصہ سے اور کناروں سے چند بال کٹوا لیتے ہیں۔ یہ حلال ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: ''علماء کے صحیح قول

کے مطابق نہ سر کے بعض حصہ کا قصر کرنا کافی ہے اور نہ بعض حصہ کا حلق کرنا ، بلکہ پورے سر کا قصر کرنا یا حلق کرنا ضروری ہے''۔ اور عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے سر کے بالوں کا لٹ بنالے اور ہر لٹ سے بقدر ایک انگلی کاٹ لے۔

۲۷۔عرفہ کی پہاڑی (جو جبل رحمت سے معروف ہے) پر چڑھنا اور اس کا مس ولمس کرنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس پہاڑی کی کچھ خصوصیت وفضیلت ہے، جس کی وجہ سے ایسا کرنا واجب ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کی سنت اس پہاڑی کے نیچے قبلہ رخ ہوکر وقوف کرنا ہے۔

۲۸۔ ایک خلاف ورزی حدود عرفہ سے باہر وقوف کرنا ہے، جبکہ عرفہ کے حدود کو نمایاں نشانات کے ذریعہ واضح کردیا گیا ہے۔عرفہ کا وقوف حج کا رکن ہے اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿**اَلْحَجُّ عَرَفَةٌ**﴾ ''حج وقوف عرفہ کا نام ہے''۔(ابوداؤد وترمذی۔علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

۲۹۔ایک خلاف ورزی یہ بھی ہے کہ یوم عرفہ کو ہنسی و مذاق اور فضول و باطل گفتگو میں مشغول رہنا، یادگاری تصویریں اتارنا، علانیہ سگریٹ وحقہ پینا، اس عظیم دن میں دعا ومناجات نہ کرنا۔ اور جو مسلمان بھی لوگوں کی ایسی حرکت کرتے ہوئے دیکھے اس پر ان کو نصیحت وخیر خواہی کرنا واجب ہے۔

۳۰۔ایک مخالفت دعاء کے درمیان جبل عرفہ کو سامنے کرنا ہے، جبکہ اولیٰ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہوکر دعاء کی جائے۔

۳۱۔ایک خلاف ورزی میدان عرفہ سے غروب آفتاب سے قبل اہل بدعت کا نکل جانا ہے۔ یہ حرام ہے، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے جبکہ آپ ﷺ عرفہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اوراس کی ٹکیہ غائب ہوگئی اورآپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ﴿**لِتَاخُذُوا عَنِّی مَنَاسِکَکُم**﴾ (مسلم واحمد) ''تم مجھ سے اپنے مناسک سیکھ لو''۔ نیز غروب آفتاب سے قبل عرفہ سے نکلنا اہل جاہلیت کا عمل ہے۔

۳۲۔ایک مخالفت نصف رات سے قبل مزدلفہ سے بہت سارے لوگوں کا نکل جانا اوروہاں مبیت (رات گزارنا) نہ کرنا ہے۔ جبکہ مبیت مزدلفہ حج کے فرائض وواجبات میں سے ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ میں مبیت کیا اور فرمایا: ﴿**خُذُوا عَنِّی مَنَاسِکَکُم**﴾ ''تم مجھ سے اپنے مناسک سیکھ لو''۔اورآپ ﷺ نے پانی پلانے والوں، چرواہوں اور کمزوروں (بوڑھوں اورعورتوں) کونصف رات کے بعد مزدلفہ سے نکل جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۳۔ایک خلاف ورزی مغرب وعشاء کی نماز سے قبل کنکریاں چننے میں مشغول ہونا ہے۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ کنکریاں منیٰ یا دوسری جگہ سے لینا چاہئے۔اور نبی کریم ﷺ نے جب مزدلفہ میں مبیت فرمایا تو آپ ﷺ کے لئے کنکریاں اس وقت چنی گئیں جب صبح بالکل نمایاں ہوگئی، نیز آپ ﷺ کے لئے صرف کنکریاں چنی گئیں۔

۳۴۔بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کنکریاں مزدلفہ ہی سے چننا درست

ہے، پھر وہ انہیں صاف کرتے اور دھوتے ہیں۔

۳۵۔بعض لوگ رمی جمار کے لئے کسی کو وکیل بنا کر گیارہویں یا بارہویں کی شام کو روانہ ہوجاتے ہیں جس کے سبب وہ بعض مبیت اور رمی جمار ترک کر دیتے ہیں۔اور جو مبیت ورمی جمار ترک کر دے تو ایک تو وہ گنہگار رہوگا دوسرا اس پر دم دینا واجب ہوگا۔

۳۶۔ایک خلاف ورزی رمی جمار کے وقت شوروغل گالی وگلوج اور کنکریاں پوری شدت وقوت کے ساتھ پھینکنا ہے۔ اور اس مسکین کو پتہ نہیں کہ رمی جمار ایک عبادت ہے جو اللہ کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مشروع کیا گیا ہے،اور اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ جسے کنکری مارا جارہا ہے وہ شیطان ہی ہے۔علامہ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''رمی جمار کی حکمت ذکر اللہ کا قیام اور اس کی تعظیم وتکریم ہے۔ البتہ یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں پر رمی شیطان کو غیظ وغضب دلانے کے لئے کی جاتی ہے،تو اس کی کوئی اصل و بنیاد نہیں ہے،اور اسی فہم کی بنیاد پر عوام جب جمرہ کے پاس آتے ہیں تو شدید جذبہ اور غصہ سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور بڑی کنکریوں،لکڑیوں اور جوتوں سے مارتے ہیں''۔

۳۷۔ایک مخالفت رمی جمار میں دوسرے کو وکیل بنانے میں تساہل وغفلت برتنا ہے۔ یہ جائز نہیں ہے۔ جہاں تک کمزور لوگوں کی بات ہے تو رمی جمار کو مؤخر کرے یہاں تک ازدحام کم ہوجائے،البتہ اگر معذور ہو تو کسی کو وکیل بنادے۔اور

جو عاجز ہے تو اس کی طرف سے وہ وکیل بنے گا جو براہ راست رمی جمار کرے۔ اور بعض عورتیں وکیل بنا دیتی ہیں گرچہ وہ آخر وقت میں قادر ہو جاتی ہیں، یا ازدحام کم ہو جانے کے بعد مثلاً، یہ غلط ہے، اس سے بچنا چاہئے۔

۳۸۔ایک مخالفت غیر وقت میں رمی جمار کرنا ہے، مثلاً یوم النحر (قربانی کے دن) کو تمام جمرات کو رمی جمار کرتے ہیں۔ جبکہ یوم النحر کو صرف جمرہ عقبہ کو رمی جمار کرتے ہیں۔ اور ایک خلاف ورزی ایام تشریق میں دوپہر کو رمی جمار کرنا ہے، جبکہ عید کے بعد تینوں ایام تشریق (۱۱، ۱۲ اور ۱۳) میں رمی جمار کا وقت زوال شمس کے بعد شروع ہوتا ہے۔

۳۹۔تشریق کی تینوں راتوں میں منیٰ میں مبیت (رات گزارنا) نہ کرنا ہے، جبکہ وہ حج کے واجبات میں سے ایک واجب ہے، اس میں کاہلی وغفلت درست نہیں ہے۔ اور جو بلا عذر مبیت منیٰ ترک کر دے اس پر دم واجب ہوتا ہے، (ایک بکرا ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت حرم کے فقراء پر تقسیم کر دیا جائے)۔

۴۰۔منیٰ میں نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا۔ یہ سنت کے خلاف ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ منیٰ میں ہر نماز کو جمع کئے بغیر قصر کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر پڑھتے تھے۔ اور کبھی ضرورت پیش آجائے تو جمع کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ یہ سفر کے درجہ میں ہے۔

۴۱۔ برکت حاصل کرنے کے لئے بعض جگہوں کی زیارت کا قصد کرنا مثلاً جبل عرفہ، غار حراء، نبی کریم ﷺ کی پیدائش کی جگہ، یا علی رضی اللہ عنہ کے مکان

پیدائش، یا بعض مساجد وغیرہ۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ان جگہوں کا قصد کرنا ثابت نہیں ہے، اس طرح وہ اپنے اوقات (و پیسہ) کو ان نو ایجاد بدعتی افعال کے ذریعہ ضائع کرتے ہیں۔

۴۲۔ **بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مدینہ نبویہ اور قبر نبی ﷺ کی زیارت کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا**۔ اس سلسلہ میں جو احادیث وآثار مروی ہیں مثلاً: (**مَن زَارَ قَبرِی کُنتُ لَهُ شَفِیعاً ، وَمَن زَارَنِی وَزَارَ اَبِی إبرَاهِیمَ فِی عَامٍ وَاحِدٍ دَخَلَ الجَنَّةَ**) ''جس نے میری قبر کی زیارت کی میں اس کی شفاعت کروں گا، اور جو شخص ایک ہی سال میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا''، (**وَمَن حَجَّ البَیتَ وَلَم یَزُرنِی فَقَد جَفَانِی**) ''جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے اس نے میرے ساتھ اجڈ پن کا سلوک کیا''، (**وَمَن حَجَّ فَزَارَ قَبرِی بَعدَ مَوتِی کَانَ کَمَن زَارَنِی فِی حَیَاتِی**) ''جس نے حج کیا اور میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کی، گویا اس نے مجھ سے میری حیات میں زیارت کی''، تو یہ سب کے سب موضوع اور گھڑی ہوئی احادیث ہیں، نبی کریم ﷺ سے بالکل ثابت نہیں ہیں۔

۴۳۔ **ایک عظیم خلاف ورزی یہ ہے جس میں مسجد رسول ﷺ کی زیارت کرنے والے بعض لوگ مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ مدینہ میں کچھ جگہوں، یا بعض مسجدوں کی زیارت کے لئے جاتے ہیں جن کی زیارت مشروع نہیں ہے**، بلکہ بدعت ہے،

مثلاً مسجد غمامہ، قبلتین اور سات مساجد وغیرہ جگہوں کی زیارت جن کی زیارت کے لئے بہت سارے جاہل عوام اور بدعتی لوگ جاتے ہیں ۔ کیونکہ نماز پڑھنے کے لئے کسی خاص مسجد کا قصد وارادہ سوائے مسجد نبوی اور مسجد قباء کے مشروع نہیں ہے، نیز مدینہ کی قبرستان جیسے بقیع اور شہداء احد کی زیارت مشروع ہے ۔ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ایک جگہ میں نماز کے لئے اپنی باری کا انتظار کرر ہے ہیں ۔ انہوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ مکان ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ہے ۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے انبیاء کے آثار کو مساجد بنا ڈالو، تم سے پہلی امت اسی سبب سے ہلاک ہو چکی ہے، جسے نماز کا وقت پالے وہ پڑھ لے ورنہ گزر جائے''۔

۴۴ ۔ ایک مخالفت یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ مدینہ منورہ میں کچھ خاص دنوں مثلاً سات یا آٹھ دن کے لئے اقامت کرنا ضروری ہے ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اس سلسلہ میں وارد حدیث ضعیف ہے جس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی، لہٰذا اس پر عمل جائز نہیں''۔

۴۵ ۔ ایک خلاف ورزی مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے قبل نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت ہے ۔

۴۶ ۔ ایک مخالفت نبی کریم ﷺ کی قبر کی کھڑکیوں اور جالیوں کو برکت حاصل کرنے کے لئے مس ولمس کرنا ہے ۔

۴۷۔ایک خلاف ورزی قبر نبی ﷺ کی دیوار کو بوسہ دینا یا استلام کرنا ہے۔

۴۸۔ ہر نماز کے بعد سلام پڑھنے کے لئے قبر نبی ﷺ کا قصد کرنا ہے۔

۴۹۔زیارت کرانے والوں کا حاجیوں کی جماعتوں کو حجرہ شریفہ کے پاس، یا اس سے ہٹ کر بلند آواز سے بعض اذکار واوراد کی تلقین کرنا اور پھر ان لوگوں کا اس سے بھی بلند آواز سے دوہرانا۔

۵۰۔ رسول اللہ ﷺ کی قبر کو چھونا اور بوسہ دینا۔ یہ عمل انتہائی خطرناک بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا ذریعہ بھی۔

۵۱۔رسول اللہ ﷺ کو پکارنا اور آپ ﷺ سے اپنی حاجت وضرورت طلب کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور عبادت میں اس کے ساتھ شرک ہے، کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لئے کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۲۔نماز کی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرف رخ کرنا۔

۵۳۔ایک بدعتی مخالفت دعا کے وقت رسول اللہ ﷺ کو اللہ کے پاس وسیلہ بنانا ہے۔

۵۴۔اور ایک مخالفت امر بالمعروف والنہی عن المنکر اور دعوت الی اللہ کو ترک کرنا ہے۔

اے اللہ! تو ہمارے عمل کو خالص اپنی رضا وخوشنودی کے لئے اور اپنے

رسول ﷺ کی سنت کے مطابق بنا، اے اللہ! حاجیوں کے حج اور عمرہ کرنے والوں کے عمرہ کو قبول فرما اور انہیں صحیح وسالم اپنے ملکوں کو واپس لوٹا۔ اور درود وسلام ہو اس ذات پر جسے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا گیا۔

مولف کا پتہ: ص ب: ۱۲۵۰
پوسٹل کوڈ: ۳۱۹۷۱
الخفجی، سعودی عرب